بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوصاف حمیدہ کا دلگداز و دلنشین تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 12 ؍اپریل 2019 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج جن بدری صحابہ کا میں ذکر کروں گا ان میں سے پہلا نام ہے حضرت حسین بن حارث کا۔ ان کا تعلق بنو مطلب بن عبد مناف سے تھا۔ انہوں نے اپنے دو بھائیوں حضرت طفیل اور حضرت عبیدۃ کے ساتھ مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسین کی حضرت عبداللہ بن جبیر کے ساتھ مؤاخات قائم فرمائی۔ حضرت حسین نے غزوہ بدر اور احد سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شرکت کی۔ آپ کی وفات 32 ہجری میں ہوئی۔

دوسرے صحابی ہیں حضرت صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اِن کے والد کا نام وہب بن ربیعہ تھا۔ آپ قبیلہ بنو حارث بن فہر سے تعلق رکھتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفوان کی مؤاخات حضرت رافع بن معلیٰ سے کروائی۔ آپ نے غزوہ بدر سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شرکت کی۔

اگلے صحابی ہیں حضرت مبشر بن عبد المنذر۔ آپ اوس کے قبیلے بنو عمرو بن عوف سے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مبشر بن عبد المنذر اور حضرت عاقل بن ابوبکیر کے درمیان عقد مؤاخات قائم فرمایا تھا۔ آپ غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور اسی جنگ میں آپ شہید بھی ہوئے۔ حضرت مبشر بن عبد المنذر اپنے دو بھائیوں حضرت ابولبابہ بن عبد المنذر اور حضرت رفاعہ بن عبد المنذر کے ساتھ غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ غزوہ بدر میں آپ شہید ہوئے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام بیان کرتے ہیں کہ میں نے غزوہ احد سے پہلے خواب دیکھا کہ گویا حضرت مبشر بن عبد المنذر مجھے کہہ رہے ہیں کہ تم چند روز میں ہمارے پاس آ جاؤ گے میں نے پوچھا کہ آپ کہاں ہیں تو انہوں نے بتایا کہ میں جنت میں ہوں۔ ہم جہاں چاہتے ہیں جنت میں کھاتے پیتے ہیں۔ میں نے اس سے کہا کہ کیا آپ بدر میں شہید نہیں ہو گئے تھے؟ آپ نے بتایا ہاں کیوں نہیں۔ لیکن مجھے پھر زندہ کر دیا گیا تھا۔ حضرت عبداللہ نے یہ خواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو جابر شہادت یہی ہوتی ہے۔ شہید اللہ تعالیٰ کے پاس جاتا ہے اور وہاں آزاد پھرتا ہے۔

اگلے صحابی جن کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت ورقہ بن ایاس۔ آپ انصار کے قبیلے خزرج کی شاخ بنو لوزان بن غنم سے تعلق رکھتے تھے۔ حضرت ورقہ کو اپنے دو بھائیوں حضرت ربیع اور حضرت عمرو کے ہمراہ غزوہ بدر میں شامل ہونے کی توفیق ملی تھی۔ آپ کو غزوہ بدر کے علاوہ غزوہ احد غزوہ خندق اور دیگر تمام غزوات میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ شامل ہوئے۔ آپ کی شہادت جنگ یمامہ کے روز حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں 11 ہجری میں ہوئی۔

اگلے جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت محرز بن نضلۃ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت محرز بن نضلۃ اور حضرت عمارہ بن

حزم کے درمیان عقد مؤاخات قائم فرمایا تھا۔ آپ غزوہ بدر غزوہ احد اور غزوہ خندق میں شریک ہوئے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آپ کے ایک خواب کی بنا پر آپ کو شہادت کی خوشخبری دی تھی۔

حضرت محرز کی شہادت کا واقعہ یوں بیان ہوا ہے۔ حضرت ایاس بن سلمہ غزوہ ذی قرد کے بارے میں روایت بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے مجھ سے بیان کیا کہ صلح حدیبیہ والے واقعہ کے بعد ہم مدینہ کی طرف واپس جانے کے لئے نکلے پھر ہم ایک جگہ اترے۔ ہمارے اور بنو لحیان کے درمیان ایک پہاڑ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے لئے دعا کی جو اس پہاڑ پر رات کو چڑھ کر حالات پر نظر رکھے۔ حضرت سلمۃ بن اکوع کہتے ہیں میں اس رات دو یا تین مرتبہ چڑھا پھر ہم مدینہ پہنچے۔ پھر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رباح کے ہاتھ اپنے اونٹ اور حضرت طلحہ کے گھوڑے بھیجے۔ جب صبح ہوئی تو عبدالرحمن فزاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں پر حملہ کیا اور سب کو ہانک کر لے گیا اور ان کے چرواہے کو قتل کر دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے رباح یہ گھوڑا پکڑو اور اسے طلحہ بن عبید اللہ کو پہنچا دو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دو کہ مشرکوں نے آپ کے جانور لوٹ لئے ہیں۔ پھر میں ان لوگوں کے پیچھے تلاش کرتا ہوا اور انہیں تیر مارتا ہوا نکلا اور میں رجز یہ اشعار پڑھ رہا تھا کہ انا ابن الاکوع والیوم یوم الرضع کہ میں اکوع کا بیٹا ہوں اور یہ دن کمینوں کی تباہی کا دن ہے۔ میں ان میں سے جس شخص سے بھی ملتا تو اس کے کجاوے میں تیر مارتا یہاں تک کہ تیر کا پھل نکل کر اس کے کندھے تک جا پہنچتا۔ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم میں ان کو تیر مارتا رہا اور انہیں زخمی کرتا رہا اور جب میری طرف کوئی گھڑ سوار آتا تو میں کسی درخت کے پیچھے چھپ جاتا اور میں اسے تیر مار کر زخمی کر دیتا یہاں تک کہ جب پہاڑ کا راستہ تنگ ہو گیا اور وہ اس تنگ راستے میں داخل ہوئے تو میں پہاڑ پر چڑھ گیا اور انہیں پتھر مارنے لگا اور میں اسی طرح ان کا پیچھا کرتا رہا یہاں تک کہ سارے اُنٹوں کو پیچھے چھوڑ دیا۔ میں تیر اندازی کرتا رہا یہاں تک کہ انہوں نے تیس سے زیادہ چادریں اور تیس نیزے ہلکا ہونے کے لئے پھینک دیئے۔ یعنی وہ لوگ اونٹ تو چھوڑ چکے تھے، اپنا سامان بھی پیچھے پھینکنا شروع کر دیا تا کہ آسانی سے دوڑ سکیں اور جو چیز بھی وہ پھینکتے جاتے تھے میں ان پر نشان کے طور پر پتھر رکھ دیتا تھا تا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ پہچان لیں یہاں تک کہ وہ ایک تنگ گھاٹی میں آئے جہاں انہیں بدر فزاری کا کوئی بیٹا ملا۔ وہ بیٹھ کر کھانا کھانے لگے اور میں ایک چوٹی پر بیٹھا تھا فزاری نے کہا یہ کون شخص ہے جسے میں دیکھ رہا ہوں۔ انہوں نے کہا اس شخص نے تو ہمیں تنگ کر رکھا ہے اللہ کی قسم یہ صبح سے ہم پر مسلسل تیر اندازی کر رہا ہے یہاں تک کہ اس نے ہم سے سب کچھ چھین لیا ہے۔ اس نے کہا چاہئے کہ تم میں سے چار آدمی اس کی طرف جائیں۔ حضرت سلمۃ بن اکوع کہتے ہیں کہ ان میں سے چار آدمی میری طرف پہاڑ پر چڑھے جب وہ میرے قریب آئے تو میں نے کہا کہ تم مجھے جانتے ہو۔ انہوں نے کہا نہیں تم کون ہو؟ میں نے کہا کہ میں سلمۃ بن اکوع ہوں اور اس کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کو عزت عطا کی ہے کہ میں تم میں سے جس شخص کو پکڑنا چاہوں اسے پکڑ سکتا ہوں لیکن تم میں سے کوئی شخص مجھے پکڑنا چاہے تو نہیں پکڑ سکتا۔ اس پر وہ چاروں واپس چلے گئے اور میں اپنی جگہ پر بیٹھا رہا یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑے درختوں کے درمیان آتے ہوئے دیکھے۔ ان میں سے سب سے پہلے اخرم اسدی تھے میں نے اخرم یعنی حضرت محرز کے گھوڑے کی لگام پکڑی تو وہ لوگ جو بیٹھے وہاں کھانا کھا رہے تھے پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے۔ میں نے حضرت محرز کو کہا کہ تو ان سے بچ تا کہ وہ تجھے ہلاک نہ کر دیں یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ پہنچ نہ جائیں۔ اس نے کہا اے سلمیٰ اگر تو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اور تو جانتا ہے کہ جنت حق ہے اور آگ حق ہے یعنی جہنم حق ہے پس تو میرے اور شہادت کے درمیان حائل نہ ہو۔ میں نے اسے چھوڑ دیا یہاں کہ وہ یعنی محرزم اور عبدالرحمن باہم برسر پیکار ہوئے اور انہوں نے عبدالرحمن سمیت اس کے گھوڑے کو زخمی کر دیا اور عبدالرحمن نے حضرت محرز کو نیزہ مار کر شہید کر دیا۔ حضرت ابوقتادہ عبدالرحمن کے پیچھے گئے اور اس کو پکڑ لیا اور نیزہ مار کر قتل کر دیا۔ حضرت سلمہ کہتے ہیں کہ پس اس کی قسم جس نے محمد

کے چہرے کوعزت عطا کی میں نے دوڑتے ہوئے ان کا تعاقب جاری رکھا۔ یہاں تک کہ سورج غروب ہونے سے پہلے ایک گھاٹی میں ان کو پالیا وہ پیاسے تھے۔ پھر انہوں نے مجھے اپنے پیچھے دوڑتے ہوئے دیکھا میں نے ان کو وہاں سے ہٹا دیا اور وہ اس میں سے ایک قطرہ بھی نہ پی سکے۔ وہ وہاں سے نکلے اور ایک گھاٹی کی طرف تیزی سے بڑھے۔ میں بھی دوڑا میں ان میں سے جس شخص کو پیچھے پاتا اس کے کندھے کی ہڈی میں تیر مارتا۔

میں کہتا کہ میں اکوع کا بیٹا ہوں اور یہ دن کمینوں کی تباہی کا دن ہے۔ اس نے کہا کیا صبح والا اکوع؟ جو صبح سے پیچھے پڑا ہوا ہے ہمارے؟ میں نے کہا ہاں۔ اَے اپنی جان کے دشمن تیرا صبح والا اکوع۔ انہوں نے دو گھوڑے گھاٹی میں پیچھے چھوڑ دیئے میں ان دونوں کو ہانکتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چل پڑا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پانی پر تھے جہاں سے میں نے ان لٹیروں کو صبح بھگایا تھا۔ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اونٹ اور وہ سب چیزیں جو میں نے مشرکوں سے چھڑائی تھیں لے لیں اور حضرت بلال نے ان اونٹوں میں سے جو میں نے ان سے چھینے تھے ایک اونٹنی ذبح کی۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کلیجی اور کوہان کے گوشت سے بھون رہے تھے میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے لشکر میں سے سو آدمی منتخب کرنے کی اجازت عطا فرمائیں۔ تو میں ان لوگوں کا پیچھا کر کے ان سب کو قتل کر دوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھلکھلا کر ہنسے یہاں تک کہ آگ کی روشنی میں آپ کے دانت مبارک دکھائی دینے لگے آپ نے فرمایا اے سلمہ کیا تم سمجھتے ہو کہ تم یہ کر سکتے ہو؟ میں نے کہاں ہاں اس کی قسم جس نے آپ کوعزت عطا کی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَے ابن اکوع تم نے جب غلبہ پالیا ہے تو پھر جانے دو اور درگذر سے کام لو اب پیچھے جانے کا اور ان کو قتل کرنے کا کیا فائدہ۔ حضور انور نے فرمایا: تو یہ اسوہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کیونکہ آپ کو قتل وغارت سے غرض نہیں تھی۔

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت سویبط بن سعد۔ حضرت سویبط کا تعلق قبیلہ بنو عبد دار سے تھا آپ ابتدائی اسلام قبول کرنے والوں میں شامل تھے۔ اکثر سیرت نگاروں نے آپ کو مہاجرین حبشہ میں شامل کیا ہے۔ حضرت سویبط نے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ حضرت سویبط نے غزوہ بدر اور غزوہ احد میں بھی شرکت کی۔

حضرت ام سلمی بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے ایک سال قبل بسرۃ ملک شام کا ایک علاقہ ہے اس کی طرف تجارت کیلئے گئے تھے۔ ان کے ساتھ نعیمان اور سویبط بن حرملۃ نے بھی سفر کیا اور یہ دونوں جنگ بدر میں بھی موجود تھے نعیمان زادراہ پر متعین تھے سویبط کی طبیعت میں ظرافت تھی اس نے نعیمان سے کہا کہ مجھے کھانا کھلاؤ کھانے پینے کا انتظام ان کے سپرد تھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ جب تک حضرت ابوبکر نہیں آئیں گے میں کھانا نہیں دوں گا۔ انہوں نے کہا اگر تم مجھے کھانا نہیں دو گے تو میں تمہیں غصہ دلاؤں گا۔ جب یہ جا رہے تھے تو اس دوران میں ایک قوم کے پاس سے گزرے تو سویبط نے ان سے کہا کیا تم مجھ سے میرا ایک غلام خریدو گے انہوں نے جواب دیا ہاں۔ سویبط نے انہیں کہا کہ وہ بولنے والا غلام ہے یاد رکھنا وہ یہی کہتا رہے گا کہ میں آزاد ہوں۔ جب تمہیں وہ یہ بات کہے تو تم اس کو چھوڑنا نہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ ہم اسے تجھ سے خریدنا چاہتے ہیں تو انہوں نے دس اونٹنیوں کے عوض اس غلام کو خرید لیا۔ پھر وہ لوگ حضرت نعیمان کے پاس آئے اور ان کے گلے میں رسی ڈالی۔ نعمان بولے کہ یہ شخص تم سے مذاق کر رہا ہے میں آزاد ہوں غلام نہیں ہوں لیکن انہوں نے جواب دیا کہ اس نے تمہارے بارے میں پہلے ہی ہمیں بتا دیا تھا کہ تم یہی کہو گے اور وہ پکڑ کے لے گئے۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ واپس آئے اور لوگوں نے اس کے متعلق آپ کو بتایا تو آپ ان لوگوں کے پیچھے گئے اور ان کو ان کی اونٹنیاں واپس دیں اور نعیمان کو واپس لے آئے۔ حضور انور نے فرمایا: اس طرح کے مذاق بھی چلتے تھے صحابہ میں۔ بہرحال جب یہ لوگ واپس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

آئے اور آپ کو بتایا تو راوی بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ ایک سال تک اس سے حظ اٹھاتے رہے۔

صحابہ کے اس ذکر کے بعد جو میں بات مختصراً کہنا چاہتا ہوں وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ایک الہام ''**وسع مکانك**'' کے بارے میں ہے۔ یہ الہام آپ کو مختلف وقتوں میں ہوا۔ اللہ تعالیٰ جب اپنے انبیاء کو الہاماً کوئی حکم دیتا ہے کہ یہ کرو تو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے اپنی تائیدات اور نصرت بھی فرمائے گا اور وسائل بھی پیدا فرمائے گا اور پھر اس طرح یہ تکمیل کو پہنچے گا اور یہی ہمارا تجربہ ہے۔

یہاں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ ہجرت کر کے آئے تھے تو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی طور پر ایک اپنی وسعت کا نظارہ دکھایا اور اسلام آباد میں 25/ایکڑ زمین جماعت کو خریدنے کی توفیق ملی اور اس کے بعد مزید اس میں چھ ایکڑ بھی شامل ہوگئی جہاں جلسہ بھی ہوتا رہا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہاں باقاعدہ مرکز بنانے کا ارادہ تھا۔ بہرحال ہر کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک وقت مقرر فرمایا ہوا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ اسلام آباد میں نئی تعمیر ہوئی ہے کچھ دفاتر بہتر سہولتوں کے ساتھ بنائے گئے ہیں۔ باقاعدہ مسجد بنائی گئی ہے خلیفہ وقت کی رہائش بنائی گئی ہے اور واقفین زندگی اور کارکنوں کے لئے گھر بھی تعمیر ہوئے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اسلام آباد منصوبے کے ساتھ ہی فارن ہم میں ایک بڑی دومنزلہ عمارت بھی جماعت کو مہیا فرمادی جس میں پریس بھی کام کر رہا ہے۔ دو تین میل کے فاصلے پہ ہے یہ عمارت۔ اور کچھ دفاتر بھی ہیں۔ پھر خدام الاحمدیہ کو بھی ایک بڑی عمارت خریدنے کی توفیق مل گئی یہاں۔ اس سے پہلے جلسہ گاہ کے لئے حدیقۃ المہدی خریدنے کی بھی قریب ہی جگہ اللہ تعالیٰ نے توفیق دے دی۔ پھر جامعہ جو لندن میں تھا یہاں سے منتقل ہوگیا اور غیر معمولی طور پر کم قیمت پر موجودہ جگہ جامعہ کی اللہ تعالیٰ نے بہتر ماحول اور سہولتوں کے ساتھ عطا فرمادی تقریباً تیس ایکڑ اس کی زمین بھی ہے اور یہ سب جگہیں اسلام آباد سے دس سے بیس منٹ کے فاصلے پر ہیں۔ اسلام آباد کے موجود منصوبے کے ساتھ ان تمام جگہوں کے خریدنے کی پلاننگ کوئی پہلے نہیں کی گئی تھی بلکہ یہ سب اللہ تعالیٰ کا منصوبہ تھا کہ یہ تمام جگہیں ایک علاقے میں قریب قریب اکٹھی ہوتی گئیں اور اللہ تعالیٰ نے مرکز کے ساتھ ساتھ ہی دوسری چیزیں بھی مہیا فرمادیں۔ جامعہ بھی قریب ہونا ضروری ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان تمام جگہوں کا ایک علاقے میں اکٹھا ہونا ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ خلیفہ وقت کی رہائش گاہ اور دفاتر وغیرہ بھی وہاں بن گئے ہیں۔ بڑی مسجد بھی بن گئی ہے اس لئے اب میں بھی لندن سے انشاء اللہ تعالیٰ چند دنوں میں اسلام آباد منتقل ہو جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ اسلام آباد سے اسلام کی تبلیغ کے کام کو پہلے سے زیادہ وسعت عطا فرمائے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ اس منصوبے کو اور وہاں منتقل ہونے کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 12th - April - 2019

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB